ہو اپنے کتب خانون مین رکھتے ہین اور کیا عجب جو چاہتے ہون کہ آنکو نامۂ اعمال بھی انگریزی مین لکھا ہوا ملے (چاہے سمجھ مین نہ آئے) اُن کے لیے ہم ریفارمر کا لفظ استعمال کرتے ہین ورنہ ہمکو مجدد ہی کا لفظ پسند ہے۔

حدیث مین آیا ہے کہ ہر صدی کی ابتدا پر ایک مجدد ہوگا جو دین اسلام کو ازسرنو زندہ کردیگا۔ اسلامی دنیا پر غور کیجیے تو ایک صدی مین بہت سے لوگ ایسے ملین گے جنکو مجدد ہونے کا درجہ حاصل تھا۔ صحابہ کے بعد ابتدائی زمانہ اُن پہلے فقہا و محدثین کا تھا جنہون نے علم فقہ کو خود ہی شروع کیا اور خود ہی انتہا سے ترقی پر پہونچا دیا۔ اور جنہون نے حدیث کو ایک علم بنا دیا اور اپنی پوری پوری عمرین اُسی کی تدوین مین صرف کر دین۔۔ اسمین شک نہین کہ وہ بہت ہی عمدہ اور اعلیٰ کامیابی کا زمانہ تھا جس نے ایک دو نہین صدہا مجدد پیدا کر دیے تھے آنکی کوششون سے صرف انھین کی صدی کو نفع نہین پہونچا بلکہ آنکی دینداری کے جوشش نے اسلام مین ایسی جان ڈالی جو قیامت تک باقی رہیگی وہ اپنی صدی ہی کے نہین اسلام کی پوری عمر کے مجدد تھے۔ ہان اُنکے عہد کے بعد جب اسلام مین خرابیان اور فتنہ و فساد پیدا ہونے لگے تو اُنکے دفع کرنے کے لیے مختلف اوقات مین ایسے علما پیدا ہوتے رہے جنہون نے اپنے زمانے کے اہل اسلام کے ساتھ وہی کام کیا جو انبیا سے بنی اسرائیل یکے بعد دیگرے یہود کے ساتھ کرتے رہے۔

اسلام کا زمانۂ عروج اُن لوگون سے معمور ہے جو دین کی خدمت مین اپنا مثل اور نظیر نہین رکھتے تھے۔ وہ لوگ جنکے حالات دریافت کرنے کے لیے آج ہم تاریخ کے صدہا ورق اُلٹ ڈالتے ہین اور آجکل کے خیرخواہان قوم جنکے حالات ڈھونڈھتے پھرتے ہین وہی ہمارے دین کے مجدد تھے۔ طبقات علما اور ہر صدی کے فضلا کی سوانح عمری دیکھیے تو معلوم ہو کہ وہ کس رتبے کے لوگ تھے۔ اور انھون نے جو کچھ کیا ہے اُسمین کوئی اُنکی شرکت کا بھی دعوی کر سکتا ہے یا نہین۔ مشاہیر علما جنکے نام اور جنکی عظمت دریافت کرنے کے لیے تو تاریخ کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہین اور جنکا حال اسلامی دنیا کے ہر بچے کو معلوم ہے اُنکا شمار بھی تو صدیان کیسی اُن برسون کے برابر ہوگا جو ظہور اسلام سے لیکے ہمارے عہد تک گذرے۔ اس پیشین گوئی مین جو ہر صدی پر ایک مجدد

بتایا گیا ہے شاید اس سے اقل تعداد مجدد کی مراد ہے۔ کیونکہ قیامت کے قریب والی صدیون مین جبکہ علم دنیا سے اُٹھ جائیگا کوئی تعجب نہین کہ ہر صدی پر ایک ہی مجدد ہو۔ اور آج سے پیشتر کے زمانہ مین تو ہر صدی مین صدہا ایسے گذر گئے جو بجاے خود ایک مجدد کی حیثیت رکھتے تھے۔

افسوس! گذشتہ زمانے کے بے نفس علما کا یہ داب تھا کہ زمانہ اُنھین مجدد مان رہا تھا مگر وہ براہ انکسار انکار ہی کرتے تھے اور اب ایسا زمانہ شروع ہوا ہے کہ آج علما مین سے بعض بعض کو شوق ہے کہ اپنے کو مجدد کہلائین۔ نواب صدیق حسن خان اور مولانا ابو الحسنات مولوی محمد عبد الحی صاحب مرحوم کے باہمی مباحثات کو جس نے دیکھا ہوگا وہ دیکھ لے گا کہ اپنی اپنی زبان سے مجدد ہونے کا کیونکر دعوی کیا گیا مگر ہمکو اس سے کیا بحث۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

غور طلب یہ امر ہے کہ تجدید کا رفارم جو کیا جاسے تو کیونکر کیا جاے۔ ایک عقلی فلسفہ جسمین انسانی ذہن بہت وسیع ترقی کر سکتے ہین اُسکا یہ حال ہے کہ اسلام کی ایک ہزار سال کی علمی وسعت اور ترقیون مین دو ہی چار علما ایسے ہونگے جنھون نے یونانیون کی مسلمات کو توڑ کے فلسفہ کو نئے اصول پر قائم کیا ہو۔ معلم اول کا خطاب جس شخص کو دیا گیا اُسکی نسبت ابھی تک صریحی دعوی نہین ہو سکتا کہ اُس نے سوا اسکے کہ فلسفہ کو نہایت خوبی سے ایک جدید زبان مین منتقل کر دیا کسی قسم کی تجدید بھی کی جب عقلیات کا یہ حال ہے تو علوم نقلی جنپر دین کا دار و مدار ہے اُنمین تجدید کرنا نہایت دشوار کام خیال کیا جا سکتا ہے۔ رسالت جسوقت اپنا منصب پورا کر چکی اور صریحی الفاظ مین کہدیا گیا کہ اب دین قیامت تک انھین اصول پر رہیگا اور اسمین کسی قسم کا تغیر و تبدل نہ ہوگا پھر ریفارم یا تجدید کے کیا معنے۔ ظاہر ہے کہ تجدید کا لفظ جب دینیات مین استعمال کیا جاے گا تو اُس سے لغوی معنی ہرگز نہ مراد لیے جائینگے کیونکہ احکام الٰہی مین تغیر و تبدل نہین ہو سکتا۔ تجدید کے معنی اس موقع پر یہ ہون گے کہ دین نیا کر دیا جاے یعنی دین کا جوش جو دلون مین کم ہو گیا تھا وہ از سر نو پیدا کر دیا جاے۔ عبادت کا ذوق و شوق۔ احکام الٰہی کی محبت۔ اخلاق کے اعلے نمونے خدا ترسی کی برکتین۔ جنکا مختصر پتہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر جو دنیا مین کم ہو گئے

ہون انہین پھر ترقی ہو جائے اور دل جو معصیت کے زنگ سے خراب ہو گئے ہون انہین پھر جلا دیجائے۔ اصلاح دین مین تجدید کے یہ معنے ہین اور اسی قسم کی کارروائی کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ وہ سچا ریفارم ہے۔

آج کل جس قسم کے ریفارم کیے جا رہے ہین ان سے اسلام مین اصلاح در کنار روز بروز اور زیادہ خرابیان پیدا ہوتی جاتی ہین۔ وہ لوگ جو مقتدائی کے مسند پر بیٹھے ہین انھون نے ریفارمر کا وہ نئی لفظ جو یورپ کے اور ولایتی اسباب کے ساتھ ہندوستان مین آیا ہے ابھی تک نہین سنا۔ ہان انکو مجدد کا لفظ پیش پا افتادہ ملتا ہے۔ اگرچہ انھون نے کسی دل کو بھی اسلام کا سچا پر جوش مطیع نہین بنایا۔ ایک شخص بھی انکے پند و نصائح سے ایسا نہین ہوا کہ اسلام اور دین نبی ہاشمی کا درد مند ہوتا۔ وہ اپنی علمی تحصیل اور اپنے شاگردون کی کثرت پر مجدد ہونے کے مدعی ہین۔ تمام علما کے گروہ مین اگر کسی شخص پر یہ خطاب کچھ پھبتا ہے تو وہ شیخ الکل اور سند الوقت جناب مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی ہین۔ کیونکہ انکی برکت سے محبت رسول اللہ اور پابندی سنن رسول ہندوستان مین پہلی حدیث کو یہان کے علما نے چھوڑ دیا تھا جسکے متروک ہو جانے سے اسلام کے بہت بڑے بڑے اصول در کنار خود توحید مین فرق آگیا تھا۔ مولانائے ممدوح کی کوشش سے اس مقدس علم کو ایسا رواج ہوا کہ آج ہر شہر اور ہر فرقہ مین کچھ نہ کچھ چرچا ضرور ہے۔

دوسری طرف وہ جماعت ہے جو عربی تعلیم کو تعلیم ہی نہین خیال کرتی۔ اور تعلیم یافتہ کا لفظ خاص اپنے لیے مخصوص کر لیا ہے۔ انکے نزدیک لفظ مجدد کوئی وقعت نہین رکھتا کیونکہ ان لوگون کے خیال مین مجدد کا انتظار ہی ایک قسم کی ضعیف الاعتقادی ہے۔ ہان لفظ ریفارمر کچھ انھین ایسا پیارا معلوم ہوا ہے کہ ہر انگریزی دان نوجوان ریفارمر بنا جاتا ہے۔ ہمین بھی افسوس ہے کہ یہ خطاب نوعمرون ہی مین صرف ہو گیا وہ تجربہ کار اور سن رسیدہ حضرات جنھون نے دراصل ان موجودہ خیالات کو ہندوستان مین پھیلایا ہے اپنے لیے کونسا خطاب اختیار کرینگے۔ مگر ریفارمر کا لفظ عام اس سے کہ نوعمرون مین رہے یا بوڑھے تعلیم یافتون مین افسوس اسلام کے حال پر دونون کی توجہ ایک ہی قسم کی ہے۔ ظاہر ہے کہ انگریزی جدید فلسفہ نے دونون کو آزاد بنا

دیا ہے۔ اپنی اصلاح یا ریفارمیشن کا کام کرتے وقت امید نہیں کہ ایک کو بھی یہ خیال رہے کہ دین کے آئین و قوانین تبدیل کے لیے نہیں ہوتے ہیں اور نہ اُسکے جزئیات میں عقلی معرکہ آرائیوں کی گنجائش ہوتی ہے۔ جس داب اور جس عظمت کی نظر سے ایک پیغمبر برحق کی تعلیمات کو دیکھنا چاہیے اُس ادب سے دیکھنے والوں سے تو دنیا خالی ہو گئی۔ جن لوگوں نے اصلاح کا کام اپنے سر لیا ہے وہ اُس قسم کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں جیسی کہ ایک پیغمبر دوسرے پیغمبر کی شریعت پر تصرف کرتا تھا۔ اگر اسلام نے گنجائش دی ہوتی تو ہم اپنے موجودہ ریفارمروں کو پیغمبر مان لیتے۔ مگر کیا کریں جبکہ ہمیں بتا دیا گیا ہے کہ اب چونکہ پیغمبر نہیں پیدا ہو سکتے لہذا جو کوئی اس قسم کا کام کرنا چاہے وہ بجز مخرب دین کے اور کسی قسم کا خطاب نہیں پا سکتا۔

لوتھر اور پچھلے عیسائی پادریوں نے جس قسم کا ریفارم دین عیسوی میں کیا موجودہ اسکولوں کے تعلیم پائے ہوئے مسلمان چاہتے ہیں کہ اُس قسم کا ریفارم اب اسلام میں بھی کیا جائے مگر قطع نظر اسکے کہ دین مسیحی میں بھی وہ ریفارم ناجائز بلکہ بے دینی کا پہلا زینہ تھا اگر خیال کیا جائے تو اسلام اور عیسائیت میں بہت بڑا فرق ہے۔ جسکی وجہ سے یورپ کے ریفارم کا قیاس اسلام پر نہیں کیا جا سکتا۔ صاف ظاہر ہے کہ دین مسیحی کوئی شریعت لے کے نہیں آیا تھا۔ ابتداءً مسیحی احکام اور اعمال میں شریعت موسوی کے تابع تھے اور تورات ہر مسئلہ میں اُنکا مرجع تھی آخر یہود کی عداوت نے عیسائیوں سے تورات مقدس کی پابندی بھی چھڑا دی۔ دین عیسوی پر ان موجودہ ریفارموں سے پہلے ایک ایسا زمانہ آگیا تھا کہ وہ کسی شریعت کے پابند نہ تھے۔ ہر پادری کی زبان عوام کے لیے ایک شریعت بن گئی تھی پادریوں نے اُن دنوں اپنے اس ناجائز استحقاق کے ذریعے سے تمام حظوظ اور نفسانی خواہشوں میں کامیابی حاصل کر لی اور دین مسیحی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہو گیا کہ اگر اُسمیں ریفارم نہ کیے جاتے تو دنیا عجب خرابیوں میں پڑ جاتی۔ بخلاف اسکے اسلام ایک مضبوط شریعت رکھتا ہے جو کل گذشتہ امم کی شریعتوں سے زیادہ مضبوط ہے۔ بلکہ دعوی کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اسلام اس فضیلت خاص

مین متنفر رہے ہے۔ اسلام نے اپنے ابتدائی اُٹھان کے وقت ایک ایسا قانون اور آئین بنا کے اپنے پیرووں کے ہاتھ مین دیدیا تھا کہ نہ کسی قسم کی دخل دہی کی گنجائش ہے اور نہ کوئی اس بات کا موقع پا سکتا ہے کہ کسی جزئی مسئلہ مین بھی تغیر و تبدل کر سکے بعض غیر متعصب مورخین کا یہ فیصلہ نہایت عمدہ ہے کہ نبی ناصری یعنے حضرت مسیح کو اپنے دین کی تکمیل کی بابت مہلت نہین ملی اور اسی وجہ سے دین عیسوی ایک ناقص مذہب رہ گیا۔ اگر عیسائی علمانے اپنی ناقص شریعت کے مضبوط بنانے کے لیے کوششین کین اور مسیحی تعلیمات مین اپنے قیاسات کو دخل دیا تو کیا ضرور ہے کہ ہم پیغمبر ہاشمی کی مضبوط اور ہر حیثیت سے درجۂ کمال پر پہونچی ہوئی شریعت مین دخل دین۔

بعض ہمعصرون سے التماس

ہم نے اردو لٹریچر کے متعلق جو مضمون لکھا تھا اُسکی نسبت لائق اڈیٹر شوق قیصر نے خیال کیا کہ آزاد کے مضمون کی مخالفت مین لکھا گیا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہین کہ اسکی کچھ اصلیت نہین۔ باہمی لڑائی اور مخالفت ہماری پالسی کے خلاف ہو یا نہو مگر دلگداز کے اصول کے بالکل خلاف ہے۔ ہم جو مضمون لکھتے ہین اسمین صرف اپنی راے ظاہر کر دیا کرتے ہین اسکی ہمین کبھی پروا نہ ہوئی کہ کون موافق ہے اور کون مخالف اس امر خاص مین اول تو ہمین اپنے دوست آزاد کی جانب یہ حسن ظن نہین ہے کہ اُنھون نے ہمپر حملہ کیا کیونکہ ہماری غرض اور تھی اور حضرت شوق کی غرض اور ہے ہم نے نفس زبان کی نسبت بحث کی اور اس مسئلہ پر غور کیا کہ اردو زبان پر دہلی اور لکھنؤ والون مین سے کسکے زیادہ حقوق ہین اور دونون مدعیون مین سے کسکو زیادہ اجتہاد کا حق حاصل ہے۔ اور آزاد کے مضمون کی یہ غرض ہے کہ اردو نثر و نظم کو موجودہ نیچرل رنگ پر لانے مین لکھنؤ والے بہت پیچھے ہین اور دہلی والے سبقت لے گئے۔ اور روز بروز بڑھتے جاتے ہین۔ انکا یہ دعوی اپنے مضمون مین ہمنے بھی تسلیم کر لیا تھا بلکہ ہم نے تو یہ لکھدیا تھا کہ دہلی والون کے کلام مین ابتدا ہی سے نیچر کی جھلکیان پائی

جاتی تھیں۔ اور اگر مسٹر قیصر کا یہ کہنا صحیح ہے کہ آزاد نے دوسرا مضمون ہم ہی کو مخاطب کر کے لکھا ہے تو لکھا کریں۔ ہمارے پاس نہ اتنی فرصت ہے کہ بیکار کا جھگڑا اٹھا لیں۔ اور نہ دلگداز ایسا ذلیل پرچہ ہے کہ ایسی بیہودہ باتوں کو اپنے مضمون بنایا کیا کرے۔ جو لوگ اس مذاق کے ہیں یہ انھیں کو مبارک رہے۔ اگر ہم اور ہمارا نام بھی لکھدیتے تو بھی متوجہ نہ ہوتے اور یہ تو گول گول مضمون لکھا گیا ہے۔

رہا یہ کہ حضرت آزاد دہلوی کو ہم نے بے ڈالا یہ غلط ہے ہمنے نہیں ڈالا بلکہ جو سچ تھا وہ لکھدیا۔ آزاد دہلوی نے بے شک لکھنؤ کی شاعری کو مٹانا چاہا۔ دبیر و انیس کے حالات لکھنے میں انھوں نے اپنی تحریر میں جو بخل کیا ہے وہ بتا رہا ہے کہ لکھنؤ کی نسبت انکے کیا خیالات ہیں۔ حالانکہ یہ سب کے نزدیک مسلم ہے کہ اردو کا پورا شاعر اگر کوئی ہوا ہے تو وہ میر انیس صاحب مرحوم ہیں۔

وہ بھولے ہمکو بیٹھے ہیں جنھیں ہم یاد کرتے ہیں

حضرات ناظرین ۱۹۰۵ء کا یہ پہلا پرچہ مرسل خدمت ہوتا ہے۔ اب آپکو بالکل تیار نذر کرنا چاہیے۔ قیمت جو کچھ آپکے ذمہ باقی ہو اسکو بواپسی ڈاک ارسال فرما کے مشکور کیجیے۔ عموماً قدر دانان دلگداز کے خطوط سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انھیں اپنے دلگداز کے ساتھ پوری ہمدردی ہے۔ شاید دنیاوی کاروبار انھیں روکتے ہونگے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ارسال قیمت سالانہ میں انکی طرف سے ایسی کوتاہی ہو۔ اب ہم پھر انھیں یاد دلاتے ہیں کہ جہانتک ہو سکے آپ عجلت سے کام لیکر قیمت سالانہ ارسال فرمائیے ہمیں بار بار کہتے شرم آتی ہے۔ اس شرم کا باقی رکھنا بھی آپکے ہاتھ ہے۔

مہتمم دلگداز